Vol.5 No.3 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اقبال کی شاعری کا قرآن مجید کی روشنی میں تنقیدی تجزیہ

A CRITICAL ANALYSIS OF IQBALS POETRY IN THE LIGHT OF QURAN

Mehmood Chaudhary
University of South Asia

خلاصہ

علامہ اقبال اردو ادب کی تاریخ کے اہم ترین شاعروں میں سے ایک تھے۔ اسلامی شاعری کے حوالے سے بھی ان کی ایک منفرد شناخت تھی۔ اردو زبان کے دیگر اسلامی شعراء کے مقابلے میں علامہ اقبال کی شاعری پر قرآن کریم کا اثر سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ جب ہم اقبال کے فکری منابع کا ان کی زندگی میں جائزہ لیتے ہیں تو بلاشبہ یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اقبال نے قرآن مجید کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا تھا۔ علامہ اقبال قرآن مجید کی عظمت و اہمیت سے بخوبی واقف تھے۔ اس مضمون میں علامہ اقبال کی شاعری پر قرآن کریم کے اثرات کو تفصیل سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مطلوبہ الفاظ:علامہ اقبال، اسلامی شاعری، قرآن پاک کے اثرات،

اگر ہم اردو زبان کی اسلامی شاعری کا جائزہ لیں تو ہمیں بہت سے ایسے شاعر ملیں گے جنہوں نے خالص اسلامی شاعری کی ہے۔ جب بھی اسلامی شاعری یا شاعر کے بارے میں کوئی بات ہوتی ہے تو سب سے پہلے جو شخص ذہن میں آتا ہے وہ علامہ اقبال ہیں۔ اس کے پیچھے بنیادی وجہ علامہ اقبال کی شاعری میں قرآنی افکار کی تشریح ہے۔

علامہ اقبال کا قرآن سے تعلق نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی بھی تھا اور یہ سب کچھ ان کے بچپن سے تھا۔ علامہ اقبال کی پرورش مذہبی ماحول میں ہوئی۔ اپنے والد شیخ نور محمد کی وفاداری اور خیر خواہی اور ان کے استاد مولانا میر حسن کی اسلامی و اخلاقی تعلیم علامہ کے ذہن میں شروع ہی سے نقش تھی۔ ابوالحسن ندوی نے اپنی کتاب نقوش اقبال میں علامہ اقبال کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ اس نے لکھا:

> روزانہ صبح کی نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرنا ان کا معمول تھا۔ اقبال کاباپجب وہ اسے دیکھتا تھا تو کہتا تھا "تم کیا کر رہے ہو؟" اقبال نے جواب دیا کہ میں قرآن کی تلاوت کر رہا ہوں۔ یہ سلسلہ کچھ دنوں تک جاری رہا۔ آخر ایک دن اقبال نے اپنے والد سے پوچھا! ’’تم مجھ سے روزانہ پوچھتے ہو اور میں وہی جواب دیتا ہوں اور پھر تم خاموش ہو جاتے ہو۔‘‘ اس نے جواب دیا کہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ قرآن کی تلاوت اس طرح کریں جیسے آپ پر ابھی قرآن نازل ہو رہا ہے۔ تب سے اقبال نے قرآن کو برابر سمجھ کر پڑھنا شروع کیا۔ (1)

علامہ اقبال کی شاعری کو سمجھنے کے لیے اس سلسلے میں بہت سے مطالعے کی ضرورت ہے۔ اقبال کی شاعری کو اسلامی اور مغربی علوم کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے۔ صرف جدید تعلیم اقبال کا صحیح تشخص پیدا نہیں کر سکتی۔ اقبال کی شاعری کے الفاظ اور تفصیلات کا احاطہ کرتے ہوئے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ علامہ اقبال کی عظیم شخصیت کی پرورش میں بہت سے عوامل کارفرما ہیں۔ علامہ اقبال کی شخصیت میں مشرقی تخیل، مغربی فلسفہ، اسلامی افکار و تصورات کی تفہیم نمایاں ہے۔ اس سب کے باوجود اقبال کی شاعری میں جو چیز سب سے نمایاں ہے وہ قرآن و سنت کی تشریح ہے۔ علامہ اقبال کو سمجھنے کے لیے سید مظفر حسین لکھتے ہیں:

> اقبال کو سمجھنے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ ان افکار کے اصل ماخذ یعنی قرآن کی طرف رجوع کیا جائے۔ ہمیں علامہ اقبال کی فکر کو قرآن اور اسلامی روایات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (2)

اسلامی تعلیمات کا اصل اور مستند ماخذ قرآن کریم ہے۔ قرآن آخرت تک لوگوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس کی تفصیل ہےذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ)(یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے)۔ (3)۔ لوگوں کے لیے ہدایت اور نجات صرف قرآن کی تعلیمات میں ہے۔ اسی لیے اقبال نے قرآن سے سب سے زیادہ استفادہ کیا تھا اور انہوں نے قرآن کی تلاوت اور اس کی ہدایات پر عمل کرنے پر زور دیا تھا۔ ڈاکٹر غلام مصطفی خان لکھتے ہیں:

> اسلام کی تمام تعلیمات کا ماخذ قرآن ہے۔ اقبال قرآن کی تلاوت اور اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

قرآن کا اثر صرف اقبال کی شخصیت، افکار اور افکار تک محدود نہیں ہے، بلکہ قرآن کا اثر ان کے اسلوب اور اصطلاحات پر بھی ہے۔ انہوں نے قرآن پاک سے اپنی شاعری کے متن اور الفاظ بھی نکالے۔ شاعری کا انداز ہی نہیں بلکہ

علامہ اقبال کی شاعری کی علامتیں بھی قرآن سے نکالی گئی ہیں۔ ان کے لہجے کا قرآن سے گہرا تعلق ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں قرآن سے ماخوذ بے شمار الفاظ استعمال کیے تھے۔ علامہ اقبال نے فرمایا:

یہ قرآن ہے جو زندہ کتاب ہے۔ جس کی حکمت قدیم ہے اور نہ ختم ہونے والی ہے۔ یہ مقدس کتاب تخلیق کے اسرار کے بارے میں ہے۔ اس کی طاقت پر، کمزور استحکام اور استحکام حاصل کرتے ہیں. یہ بنی نوع انسان کے لیے آخری پیغام ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں۔

اپنی طویل فارسی نظم "رموز بے خودی" میں انہوں نے اپنی شاعری پر قرآن کے اثرات کے بارے میں لکھا: (اگر میرے دل کی مثال آئینے کی طرح ہے تو اس کا کوئی نچوڑ نہیں ہے اور اگر میری شاعری کا ترجمہ قرآن کے علاوہ کسی اور چیز سے کیا جائے)۔ قرآن تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے خیالات کو بے نقاب کر کے اس باغ کو ایسے کانٹوں سے پاک کر دے، مجھے قیامت کے دن ذلیل کر دے۔

اقبال کے نزدیک قرآن اعمال کی کتاب ہے۔ اقبال نے اپنی شاعری میں مسلمانوں کی حالیہ پستی، پسماندگی، اخلاقی انحطاط اور علمی زوال کا ذکر کیا ہے کہ جب سے مسلمانوں نے قرآنی تعلیمات کو اپنی زندگیوں سے ہٹایا تب سے ذلت ان کے مقدر میں لکھی ہوئی تھی۔ جب تک قرآن مسلمانوں کے ذہنوں، دلوں اور اعمال میں رہا، انہوں نے دنیا پر حکومت کی۔ آج مسلمان اخلاقی پستی کی حدوں کو چھو رہے ہیں تو اس کی بنیادی وجہ قرآنی تعلیمات سے ان کی دوری ہے۔ اسی لیے اقبال نے کہا تھا:

(اس وقت مسلمان ہونے کی وجہ سے ان کی عزت تھی اور آپ قرآن کو چھوڑنے کی وجہ سے رسوا ہوئے)

اس بند کی پہلی سطر سورہ آل عمران کی آیت 139 سے لی گئی ہے۔(وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ)(اگر تم مومن ہو تو تم ہی برتر ہو)۔ دوسری سطر سورہ فرقان کی آیت نمبر 30 کا ترجمہ ہے۔(وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا)(اور رسول کہیں گے کہ اے میرے رب، میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا ہے)۔

علامہ اقبال کی اردو اور فارسی شاعری کا ایک بڑا حصہ قرآنی آیات اور تعلیمات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری لکھتے ہیں:

علامہ اقبال کی شاعری میں قرآن سے مستفید ہونے کے تین طریقے ہیں: پہلا: قرآنی آیات یا ان کے اجزا کو شاعری میں استعمال کرنا، دوسرا: قرآنی مفاہیم کو براہ راست استعمال کرنا، تیسرا: قرآنی مفاہیم سے اخذ کرنا۔ (5).

اسی طریقہ کار کو مدنظر رکھتے ہوئے علامہ اقبال کی شاعری پر قرآن کے اثرات کے حوالے سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ ان کی اردو اور فارسی میں شاعری کی کئی کتابیں تھیں۔ چنانچہ اس مختصر مضمون میں علامہ اقبال کی شاعری پر قرآن کے تمام اثرات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ اقبال اور قرآن کے حوالے سے ڈاکٹر غلام مصطفی خان اور ڈاکٹر غلام پرویز کا تفصیلی کام اردو میں دستیاب ہے، اور اس کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

اقبال کی بہت سی نظمیں ایسی ہیں جن میں انہوں نے کسی شعر یا اس کے ٹکڑے کو بند کا حصہ بنایا ہے۔ اس سے جہاں اس بند کی معنویت میں نکھار آیا وہیں اقبال نے بڑے فنی اسلوب کے ساتھ مختصر الفاظ میں کئی صفحات پر مشتمل مضامین کی تدوین بھی کی۔

)اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ تو سرمایہ دار محنت کا پھل کیوں کھاتے ہیں؟

اس بند کی پہلی سطر سورہ نجم کی آیت نمبر 39 پر مشتمل ہے۔(لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ)(اور یہ کہ انسان صرف وہی حاصل کرتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے)۔

علامہ اقبال کی شاعری میں بڑی تعداد میں بند ہیں، جو قرآنی آیات یا اشعار کے براہ راست تراجم پر مبنی ہیں۔ اس طریقے کو استعمال کرتے ہوئے اقبال نے ایک ہی بند میں طویل افسانے بیان کیے تھے۔ مثال کے طور پر اقبال کی نظم ’’بچوں کی دعا‘‘ کا ایک بند:

(میرے اللہ مجھے برائی سے بچا اور مجھے نیک راستے پر چلا)

مذکورہ بالا بند کی پہلی سطر سورہ آل عمران آیت نمبر 193 کا ترجمہ ہے۔وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا ۔(اور ہماری برائیوں کو معاف فرما)۔ اس بند کی دوسری سطر سورہ فاتحہ آیت نمبر 8 کا ترجمہ ہے۔اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ(ہمیں سیدھی راہ دکھا)۔

اسی طرح اقبال کی نظم (ترانہ ملی) کا ایک اور بند پیش کیا جا سکتا ہے:

(دنیا کے بت مندروں میں یہ خدا کا پہلا گھر ہے۔ ہم اس کے محافظ ہیں اور یہ ہمارا ہے)

یہ بند سورہ آل عمران آیت نمبر 96 کا ترجمہ ہے۔ (إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ)(بخاری میں بنی نوع انسان کے لیے پہلا گھر قائم کیا گیا)۔

آیات کے ترجمے کے ساتھ اقبال نے قرآنی اشعار کو بھی اپنے بندوں کا حصہ بنایا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا واقعہ سورۃ الانبیاء میں تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ اقبال کے نزدیک یہ تاریخی واقعہ کا بیان نہیں تھا بلکہ انہوں نے اس میں عقل اور عشق کا موضوع شامل کیا تھا۔ اقبال نے علامتیں بھی قرآن سے لی تھیں۔ آتش نمرود، طور سینا، خلیل، موسیٰ اور فرعون، ایسی علامتوں کا ماخذ قرآن ہے۔ جبکہ کچھ علامتیں ایسی ہیں جن پر قرآن کے اثرات پائے جاتے ہیں جو قرآن کی روح سے ہم آہنگ ہیں جیسے مرد مومن، خودی۔

تیسرا، اقبال کے بہت سے بند ہیں جن میں انہوں نے آیات قرآنی کا تصوراتی اور مطلوبہ ترجمہ شامل کیا تھا۔

(اول و آخر، ظاہر اور باطن کو ختم ہونا ہے۔ نشان پرانا ہو یا نیا، اس کی آخری منزل ختم ہونا ہے)

مذکورہ بالا بند میں سورۃ الرحمن کی آیت نمبر 26 کے معنی ہیں۔ (كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ) (اس پر ہر کوئی فنا ہونے والا ہے) کی وضاحت کی گئی ہے۔

ٹیo علامہ اقبال کی شاعری کو سمجھیں، قرآن پاک سے مشورہ ضروری ہے۔ اسی طرح قرآن کی جدید تفسیر کے لیے اقبال کے اشعار کو پڑھنا ضروری ہے۔ اردو شاعری کی تاریخ میں اقبال کے علاوہ کوئی شاعر ایسا نہیں جس نے قرآن سے اس طرح سب سے زیادہ استفادہ کیا ہو۔ غلام احمد پرویز لکھتے ہیں:

اقبال کی شاعری اس وقت تک نہیں سمجھی جاسکتی جب تک قرآن آپ کے سامنے نہ ہو۔

مسلمانوں کے بارے میں علامہ اقبال کی یہ خواہش تھی کہ وہ قرآن سے ان کا حقیقی تعلق قائم کریں۔ ان کا پیغام تھا کہ مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان کی اچھی زندگی صرف قرآن کے مطابق ہے۔ مسلمانوں کو گہرائی سے سوچنا چاہیے اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔ مذکورہ بالا بند سے اقبال کی زندگی میں قرآن کی اہمیت اور اس کی افادیت کا پتہ چلتا ہے۔ اس لیے علامہ اقبال کی شاعری کو سمجھنے کے لیے قرآن کا مطالعہ بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ مولانا ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں:

دوسرا عنصر جو اقبال کی شخصیت بناتا ہے وہ ہے جو آج ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے، لیکن افسوس کہ آج مسلمان اس کی روشنی، علم و حکمت سے محروم ہیں۔ میرا مطلب ہے یہ قرآن ہے۔ اقبال کی زندگی پر اس عظیم کتاب کا اثر اتنا تھا کہ نہ کسی شخصیت نے ان پر اثر ڈالا اور نہ ہی کسی اور کتاب نے۔

انسان کا ذہنی ارتقا اس کے اندرونی محرکات اور خارجی عوامل کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ہر انسان پیدائش سے لے کر موت تک زندگی کے مختلف مراحل سے گزرتا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے، ذہنی بیداری بڑھتی ہے۔ ذہن سازی کی تکمیل میں کئی عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جب ہم علامہ اقبال کے فکری ماخذ کو ان کی زندگی میں تلاش کرتے ہیں تو بلاشبہ یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اقبال نے قرآن کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا تھا۔ جیسا کہ قرآن جس کی دعوت دیتا ہے اقبال نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور عملی طور پر اس کی تعلیم کو انسانوں کے سامنے پیش کیا۔ علامہ اقبال قرآن کی عظمت و اہمیت سے بخوبی واقف تھے۔

اس مضمون میں اقبال کی شاعری پر قرآن کے اثرات کا خلاصہ کیا گیا ہے۔ یہ بحث اتنی طویل ہے کہ اس مختصر مضمون میں اس کا ذکر ممکن نہیں۔ پھر بھی ہم پر یہ بات واضح ہوتی کہ علامہ اقبال کے افکار میں قرآن کا بنیادی کردار ہے۔ علامہ اقبال کی شاعری میں دنیا بھر کے مسلمانوں اور خصوصاً برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک پیغام ہے جس میں ان کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔ علامہ اقبال کے اکثر نظریات یا تو قرآن سے ماخوذ ہیں یا قرآن سے متاثر ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ علامہ اقبال نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جو نئے افکار پیدا کیے تھے، ان پر عمل کیا جائے۔

حوالہ جات:

1. ابوالحسن علی ندوی، نقوش اقبال، مجلس تعلیمات و نشریات اسلام، لکھنؤ، 1972، صفحہ 62
2. مظفر حسین، سید، عاص فکر اقبال، ال پاکستان اسلامک ایجوکیشنل کانگریس، لاہور، ص6

3. سورة البقرة: 2/2

4. غلام مصطفی خان، اقبال اور قرآن، اقبال اکیڈمی، لاہور، 1998، ص.12

5- محمد اکرم چوہدری، ڈاکٹر، فکر اقبال کا مخز....قرآن کریم، اقبالیات، جلد 54 نمبر 1، 2013 صفحہ 16-25

6- غلام احمد پرویز، اقبال اور قرآن، طلوع اسلام ٹرسٹ، لاہور، 1996، صفحہ 3

7- ابوالحسن علی ندوی، نقوش اقبال، مجلس تعلیمات و نشریات اسلام، لکھنؤ، 1972، ص61-